REGD NO L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور — یوم شنبہ

ٹیلیفون ۲۹۷۹

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷ روپے، ماہوار ۲½ روپے — فی پرچہ ۱ر

۲۵ رجب ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸	۱۳ ہجرت ۱۳۲۹ ہش	۱۳ مئی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۱۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ مئی۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ مگر گلا ابھی تک پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ — لاہور ۱۲ مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں

ربوہ ۱۰ مئی۔ ۸ مئی ساڑھے چار بجے بعد دوپہر مرکز سلسلہ ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک سے نئے آئے ہوئے مبلغین اور بعض جانے والے مبلغین اور دین سیکھنے کے لئے آنے والے طلباء اور مسٹر نسیار جا انڈونیشین کے اعزاز میں احاطہ جامعۃ المبشرین میں ایک دعوت چائے دی جس میں ڈیڑھ صد کے قریب معززین شریک ہوئے۔ چائے سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مبلغین کرام علمائے سلسلہ اور طلباء جامعہ سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں بعض اہم نصائح فرمائیں۔

(ربوہ ڈاک سے) مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت ربوہ ایک ماہ کی رخصت پر مرکز سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مکرم خان صاحب منشی برکت علی صاحب کو قائم مقام ناظر مقرر کیا گیا ہے۔ —

لاہور ۱۲ مئی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں معلم دینیات مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے نئے کام کا چارج سنبھال لیا ہے۔

پاکستان میں سرمایہ لگانے سے ایشیا کے امن و استحکام کے قیام میں بھی بہت مدد ملیگی (لیاقت)

شکاگو ۱۲ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے آج امریکہ کے دوسرے بڑے شہر شکاگو میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے امریکہ کے دورے میں امریکی تاجروں، صنعتی اداروں اور مالی ٹرسٹوں سے بات چیت کا ماحصل بیان کیا۔ آپ نے بتایا۔ میرے دورے کا مقصد ان اداروں کو پاکستان کے متعلق صحیح حالات سے آگاہ کرانا ہے۔ میں پاکستان میں سرمایہ لگانے کے سلسلے میں کسی خاص تجارتی فرم سے بات چیت نہیں کر رہا۔ کہ وہ سرمایہ لگائے۔ کیونکہ پاکستان اس سلسلے میں کسی قسم کی خیرات نہیں چاہتا۔ اگر امریکہ چاہتا ہے۔ تو وہ اس طرح سرمایہ لگا سکتا ہے جس سے دونوں کا فائدہ ہو۔ اس سے ایشیا کے امن و استحکام کے قیام میں بھی مدد ملے گی کیونکہ پاکستان دنیا میں ایک نہایت ہی اہم پارٹ ادا کرے گا۔ وہ ایشیا میں فوجی لحاظ سے نہایت ہی اہم حیثیت کا مالک ہے۔ اور غیر ملکی سرمایہ کے لئے فضا سازگار ہے۔ کرنسی کا پھیلاؤ زیادہ نہیں ہے۔ پاکستان نے اب تک اپنے بجٹ متوازن رکھے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ روس کے ساتھ ہمارے عام سفارتی تعلقات قائم نہیں۔ ایران سے ہماری گہری دوستی ہے۔ اور ہم افغانستان کے ساتھ بھی ایسے ہی دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے عوام کا تمدن ایک ہے۔ البتہ وہاں کا ایک غرض مند طبقہ سادہ عوام کو گمراہ کر کے شبہات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کل شکاگو اخبارات نے وزیر اعظم اور آپ کی بیگم کی آمد اور پاکستان سے متعلقہ خبروں کو نمایاں جگہ دی۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی آپ ہی کی خبریں زیادہ آ رہی ہیں۔ شکاگو ٹائمز نے ایک سیر حاصل خوشگوار تبصرے کے بعد لکھا تھا۔ کہ وہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعاگو ہیں۔ ایک اور موقر جریدے نے لکھا۔ کہ ہمیں پاکستان کے متعلق تازہ ترین اطلاعات ترنت حاصل کر کے بہت ہی مسرت ہوئی ہے۔

کراچی ۱۲ مئی۔ یہ بات اب پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ کہ عنقریب متروکہ جائیداد کے فیصلے کے متعلق ایک بین المملکتی معیار پر کانفرنس ہوگی

بین المملکتی کانفرنس

نئی دہلی ۱۲ مئی۔ پانی کے متعلق پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے آبپاشی کے ماہرین کی ایک کانفرنس نئی دہلی میں ہوگی۔ اس کے نتائج حکومتوں کے پاس پیش کرنے کے بعد پھر ایک باضابطہ بین المملکتی کانفرنس ہوگی۔

۔۔۔ تحفظ کی گارنٹی دی گئی ہے۔ ان اپیل کرنے والوں میں مسٹر لیاقت کے علاوہ اس ۔۔۔

اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنایئے

ڈھاکہ ۱۲ مئی۔ مشرقی پاکستان کے ۱۴ ہندو لیڈروں نے اقلیت کے فرقوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اقلیتی معاہدے کی مرتبت و ہمت جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن کوشش سے کام لیں۔ دلوں سے ہر قسم کے شکوک و شبہات دور کر کے اسے انجام تک پہنچانے میں لگ جائیں۔ کیونکہ اس کی رو سے اقلیتوں کو ہر قسم کے حقوق جان و مال تمدن اور آزادی کے ۔۔۔

ایرانی صحافیوں کا وفد کراچی روانہ ہوگیا۔ لاہور میں دو روزہ قیام کے تاثرات

لاہور ۱۲ مئی۔ ایرانی اخبار نویسوں کا وفد جو آج کل صحافتی تعلقات کے سلسلے میں پاکستان آیا ہوا ہے۔ لاہور میں دو روز قیام کرنے کے بعد آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز کراچی واپس روانہ ہو گیا۔ سفیر ایران متعینہ دہلی کے ثقافتی مشیر آقائے طبا طبائی بھی جو ایران جاتے ہوئے کل نئی دہلی سے یہاں پہنچے تھے۔ وفد کے ہمراہ کراچی تشریف لے گئے۔ ایرانی مہمانوں نے دوران قیام میں مشہور تاریخی عمارت دیکھنے اور متعدد سوشل تقریبات میں شرکت کرنے کے علاوہ گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر سے بھی ملاقات کی۔ وہ پنجاب کے دار الحکومت میں ایرانی تہذیب و ثقافت کے گہرے اور نمایاں نقوش سے بہت متاثر ہوئے۔ اور بالآخر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ ایک فارسی جریدہ جاری کرنے کے لئے کراچی کی نسبت لاہور کی فضا زیادہ سازگار ہے۔ وفد کے ایک رکن نے دوران گفتگو میں بتایا۔ کہ میں پاکستان میں ایسے ایسے مخلص دوست چھوڑ چلا ہوں۔ کہ جن کی یاد مجھے دوبارہ پاکستان آنے کی ترغیب دلاتی رہے گی۔ اور ویسے بھی میرے نزدیک ایران اور پاکستان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وفد کے اراکین کراچی سے ۱۶ مئی کو ایران روانہ ہو رہے ہیں۔

بھارتی اسٹیشنوں کے لئے بکنگ کھل گئی۔

(از سٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۲ مئی۔ اب ہندوستان کے تمام اسٹیشنوں کے لئے ریلوے کے ذریعے بھیجے جانے والے پارسلوں کی بکنگ ہو سکیگی۔ پاکستان کی ۔۔۔

حکومت کی طرف سے تردید

حکومت کے اعلان میں ایک اخبار کی اس خبر کو غلط اور گمراہ کن قرار دیا گیا ہے۔ کہ حال ہی میں ۵۹ تحصیلداروں کو اسلئے تبدیل کیا گیا تھا۔ کہ مسلم لیگ کے کسی خاص دھڑے سے تعلق رکھتے تھے۔ ۔۔۔

نزدیک و دور سے

کینبرا ۱۲ مئی۔ مصری مذاکرات کے ختم ہوتے ہی برطانوی مندوب لارڈ مشیر عراق سے گفتگو شروع کریں گے۔ اسی طرح یہ بھی توقع ہے۔ کہ برطانیہ اور اردنی حکومت کے درمیان اسٹرلنگ مذاکرات آئندہ ہفتہ لندن میں شروع ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۲ مئی۔ امریکی یونیورسٹی آج شاہ ایران کو فٹ بال کا کلر دے رہی ہے۔ یہ پہلا اعزاز ہے۔ جو کسی بادشاہ کو دیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں جب آپ امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ نے جارج واشنگٹن ٹیم کے اعزازی کپتان کے طور پر کام کیا تھا۔

اڑیسہ ۱۲ مئی۔ ہندوستان میں اڑیسہ کی صوبائی کابینہ نے آج حلف وفاداری اٹھایا۔ نئی کابینہ کے وزیر اعظم مسٹر این کے چودھری ہیں۔

کوئٹہ ۱۲ مئی۔ آج بلوچستان مسلم لیگ کونسل نے قاضی عیسیٰ سابق صدر صوبہ مسلم لیگ کا استعفیٰ نامنظور کر دیا۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ وہ بدستور اس عہدے کے فرائض انجام دیتے رہیں۔

نیو یارک ۱۲ مئی۔ امریکہ جو ایشیا کو اقتصادی امداد دے رہا ہے۔ اس میں سے ملایا کو ۵۰ لاکھ ڈالر حصہ ملے گا۔

سنگاپور ۱۲ مئی۔ ملایا کے ہائی کمشنر مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے کل بتایا۔ کہ انگلستان سے فضائی اور بری کمک آنے والی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ ۔۔۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل لاہور

۱۲ مئی ۱۹۵۰ء

قومی ملکیّت کا سراب

چند روز ہوئے ہم نے "الفضل" میں لکھا تھا کہ جب سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی کتاب "اسلام اور ملکیت زمین" شائع ہوئی ہے۔ روس کے ان ایجنٹوں کے گھر میں ماتم کی صف بچھ گئی ہے۔ جو قرآن کریم کی آیات مقدسہ سے کھینچ تان کر روسی اشتراکیت "ثابت" کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان آیات واحادیث اور اقوال و فتاوے ائمہ سے جو غلط استنباط کر کے مسلمانوں پر مسمریزم کیا جا رہا تھا۔ اس کتاب نے اس کا تمام اثر زائل کر کے رکھ دیا ہے۔ تو اب یہ لوگ اپنے آپ کو بے دست و پا دیکھ کر صریح گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب جو ہمیشہ اپنا نام بدل بدل کر اور گالیاں دے دے کر اپنی سیاہ باطنی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور جن کو ہم ہمیشہ ان کے "العیاذ باللہ" سے فوراً پہچان لیتے ہیں تو بالکل دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ ان صاحب کو نہ تو اسلام سے کوئی واسطہ ہے۔ اور نہ مسلمانوں کی بہبودی سے کوئی دلچسپی۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کے ملکوں میں روسی منظم سازش کے پرزے ہیں۔ اس لئے تار ہلانے والوں کے اشاروں پر نت نئے پہلو بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی تو قومی ملکیت پر خامہ فرسائی کرنے لگتے ہیں۔ اور جب سمجھتے ہیں کہ تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ تو صاف مکر جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں۔ کہ ہم قومی ملکیت نہیں، بلکہ متوازن تقسیم کے حامی ہیں — ابھی ایک روپ میں فرما رہے ہیں کہ کمیونزم سخت بری چیز ہے۔ تو ابھی دوسرے روپ میں اس کی قصیدہ خوانی شروع کر دیتے ہیں۔ سخن طرازی کا ایک تازہ شاہکار ملاحظہ ہو۔

"یہ عجیب بات ہے کہ سٹالن کی حکومت کو اختیار ہے کہ ملک کی دولت پر ملک کی معاشی اصلاح کے لئے تصرف کرے۔ مسٹر ایٹلی اور صدر ٹرومین کی حکومتیں بھی معیشت کی ناہمواریوں سے تعرض کر سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے مذہبی پیشواؤں کے نزدیک قرآن کی حکومت الہٰیہ معیشت پر کسی قسم کا حق تصرف نہیں رکھتی۔ وغیرہ وغیرہ

اس کا پہلا جواب تو یہی ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین یہ کس نے کہا کہ "حکومت الہٰیہ معیشت پر کسی قسم کا حق تصرف نہیں رکھتی"۔ مذہبی پیشواؤں پر یہ الزام وہی لگا سکتا ہے جس کے دماغ میں کینہ اور عناد کا ناسور رس رہا ہو۔ اسلام کا ایک اپنا معاشی نظام ہے۔ اس کو ملکیتوں میں تصرف اور تعرض کرنے کے لئے سٹالین، ایٹلی اور ٹرومین سے الہام لینے کی ضرورت نہیں۔ صرف وہی نافہم جو یورپ کی بے خدا تہذیب سے مرعوب ہو گیا۔ اس طرح سوچتے ہیں۔ وہی اس طرح سطحی استدلال سے قرآن اور احادیث اور اقوال کی ٹھوس حقیقتوں کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلامی شریعت میں ان کی آزاد خیالی کی تائید نہیں ہوتی خدا تعالےٰ کی زمین خدا تعالےٰ کے بندوں کے لئے ہے۔ حکومت کے چند کل پرزوں کی عیاشیوں کے لئے نہیں، جو عوام کے اعتبار سے کھیلتے ہیں۔ اور غریبوں کو دینے کے بہانے سے ہدو سروں کی ملکیتوں میں نوک شمشیر تصرف کرتے ہیں۔ اور غریب پہلے سے بھی زیادہ سسک سسک کر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسلام معاشی توازن رکھنے کے لئے کسی حکومت کو اللہ تعالےٰ کے تمام اختیار نہیں بخش دیتا۔ خواہ وہ حکومت عوام کی نمائندہ ہی کیوں نہ کہلائے۔ وہ انفرادی اختیار اور اجتماعی اختیار دونوں کو مناسب حدود بخشتا ہے۔ جو لوگ اس کے مقرر کردہ حدود کو توڑ کر معاشی قمار بازی کی لت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ وہ اسلام کی جاودانی اقدار سے بغاوت کو ہی اپنا مایہ افتخار خیال کرتے ہیں۔ الٰہی حدود کے ایسے باغی قمار باز ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اب الحاد کے زیر سایہ تو ان کا سیلاب سا آ گیا ہے۔

اسلام کی جاودانی اقدار قائم و دائم حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ بے خدا آوارہ فکر کے مدوجزر کی پابند نہیں ہیں۔ ہیگل کے توہمات کی مارکسی ترمیمات کا لینینی اور سٹالینی ردوبدل بے خدا عقل کی بے چارگی کا پردہ فاش کرنے کے لئے کافی ہے ضروری نہیں ہے کہ جس گڑھے سے فطرت روس کو پھر بتدریج نکال رہی ہے۔ مسلمان بھی اسی گڑھے میں سے ہو کر نکلیں۔

اسلام دنیا پر خدا تعالےٰ کی حکومت چاہتا ہے۔ لیکن اگر ان لوگوں کی تحقیق کے مطابق یہاں عقل کے شیطان ہی کی حکومت رہنی ہے تو بہتر ہے کہ ایک "مقتدر کل" شیطان کی بجائے بہت سے شیطانوں کی حکومت رہے۔ جن کے اوپر کوئی محاسبہ کرنے والی طاقت تو ہو۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ اپنے "پیغمبروں" کے فیصلوں سے بھی نابلد ہیں۔ کہ "قومی ملکیت" کا ڈھونگ بغیر آمریت کے کھڑا نہیں رہ سکتا۔ یعنی جب تک ایک "مقتدر کل" شیطان نہ ہو انسانی فطرت کو ابھرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔

یہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر ان جانشینان خلافت راشدہ کی توجہ ان آیات کی طرف مبذول کی جائے۔ جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "زمین خدا کی ہے" "زمین انام کے لئے وضع کی گئی ہے"۔ تو وہ نہایت بے تکلفی سے فرما دیتے ہیں۔ کہ اس سے محض خدا کی ملکیت کا اعلان ہے۔ جیسے یہ کہا گیا کہ آسمان اور سیارے اور ستارے خدا کی ملکیت ہیں۔ گویا قرآن کی وہ آیات جن میں خدائی جبروت و عظمت۔ کبریائی اور جلال کا ذکر ہے وہ عمرانی مفہوم سے عاری ہیں۔ اس کا دنیا اور دنیا والوں کی خیر و بہبود سے کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ یہ صریحاً قرآن کی تحقیر ہے۔ اگر ان آیات کا کچھ بھی مفہوم ہو سکتا ہے۔ اور جس کو تسلیم کئے بغیر ان حامیان "دین زمینداری" کو بھی کوئی چارہ نہیں کہ خدا کی زمین خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتی۔ جب عیش میں غرق چند زمیندار بغیر ذرا سی مشقت کے زمین کی ساری دولت ہضم کر جاتے ہیں۔ تو یہ یقیناً ایسا فعل ہے۔ جس میں خدا کی زمین خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال ہوتی ہے۔ اس واسطے حکومت پر فرض ہے۔ کہ اس عمل کو جبراً روکے اور اس کا مستقل انسداد کرے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ زمینوں کی ملکیت قومی کر دے۔ اس صورت میں خدا کی زمین انام کی خیر سگالی کے لئے ہی استعمال ہو گی"۔

اس کو کہتے ہیں مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ کیا ہموار استدلال ہے۔ نہ کوئی فراز ہے اور نہ کوئی نشیب چونکہ ستاروں اور سیاروں سے ستارہ پرست شگون لیتے ہیں۔ اور بعض عوام ان کو خدا بنا کر پوجتے ہیں۔ اس لئے ان کو "قومی ملکیت" بنا لینا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کی وہ آیات جن میں خدائی جبروت۔ عظمت اور جلال کا ذکر ہے عمرانی مفہوم سے مملو ہیں۔

اسی طرح چونکہ عورت کی وجہ سے بعض لوگ بد چلنی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ عورت کو بھی قومی ملکیت بنا لینا چاہیئے۔ جیسا کہ مارکس اور انجلز کے مشترکہ منشور میں کہا بھی گیا ہے۔ چونکہ بعض لوگ غض بصر نہیں کرتے۔ اور خدا کی دی ہوئی آنکھوں کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے سب کی آنکھیں نکلوا کر قومی خزانہ میں جمع کر دینی چاہئیں۔ اور جب جائز ضرورت پیش آجائے۔ تو ہر ایک کو عارضی طور پر اپنی آنکھیں استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ اسی طرح ہوا بھی خدا کی ملکیت ہے۔ چونکہ بعض لوگ اس میں زہریلی گیس چھوڑ کر ہوا کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہوا کو بھی خزانہ حکومت میں جمع رکھنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو حسب ضرورت سانس لینے کے لئے تقسیم کی جایا کرے۔ حکومت کیا ہوئی سٹالین کے لباس میں اللہ تعالےٰ آپ ہی (نعوذ باللہ) زمین پر نازل ہو گیا ہے۔ حالانکہ اس کے خزانے سب کے لئے یکساں کھلے ہیں۔ اب تو زمیندار عیاشیاں کر کے خدا کی زمین کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے حکم ہے کہ زمین کو "قومی ملکیت" بنا لیا جائے۔ اچھا۔ جب حکومت کے عمال عیاشیاں کر کے خدا کی زمین کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کریں اور اگر عیاشیوں کا قلع قمع کسی اور طرح ہو ہی نہیں سکتا۔ تو ضرور ایسا ہوتا ہے۔ بلکہ چونکہ حکومت کے اعمال کے پیچھے جبری طاقت بھی ہو گی۔ اس کا زیادہ احتمال ہے! تو پھر بتایا جائے۔ کہ اس کا علاج کیا ہو گا؟ "قومی ملکیت" کے آگے بھی کوئی چیز ہے یا نہیں؟ پھر تو شاید ایک ہی علاج ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے دعا کی جائے کہ وہ تمام دنیا کی زرعی زمین کو ہی اٹھا لے۔ تاکہ یہ ٹنٹا ہی نہ رہے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری!

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اسلامی معاشی نظام کے تقاضوں سے "فرار" ڈھونڈتے ہیں۔ چونکہ مغرب کے الحادی جھونکوں نے فضا کو مسموم کر دیا ہوا ہے۔ جس میں دماغ غیر متوازن ہو چکے ہیں۔ اسلام کی اخلاقی اقدار تو ہوّا بن کر نظر آتی ہیں۔ جن پر اسلامی معاشی نظام کی بنیاد ہے۔ اس لئے مذہبی پیشواؤں کو جو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتے ہیں گالیاں دے دے کر مارکس بے خدا خدائی کی قرآنی استعاروں میں ثنا خوانی کرنے پر مجبور ہیں۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی روزافزوں ترقی

اسلام کی خصوصیات پر پبلک لیکچر۔ ماہانہ رسالہ اسلام کی اشاعت۔ قرآن کریم کے جرمنی ترجمہ پر نظر ثانی

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

ایک کسان جو کھیت میں ہل چلاتا اور زمین میں بیج بوتا ہے اسے محنت کا پھل پانے یا اپنی ناکامی کا علم ہونے کے لئے چند ماہ کا عرصہ درکار ہے۔ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ میں اس پر اپنی کوششوں کا نتیجہ فیصلہ کن رنگ میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ تاہم انتظار ضروری ہے اور انتظار کا یہ عرصہ خوف و امید کے احساسات دل میں پیدا کئے رکھتا ہے۔ اس کے برعکس روحانی میدان میں ہل چلانا اور بیج بونا اور پھر اپنی کوششوں کے بارآور ہونے کے لئے صرف چھ ماہ کا عرصہ کافی نہیں۔ سال دو سال میں بھی کام کا نتیجہ ایسے انداز میں ظاہر نہیں ہو سکتا کہ جس سے کام کی رفتار کا اندازہ لگ سکے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کسان کے کام کی طرح مساعی کا نتیجہ فیصلہ کن رنگ میں ظاہر ہونے کے لئے تبلیغی میدان میں نسلوں پر محمد عرصہ درکار ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک مبلغ کو نئے میدان میں کام کرنے کے لئے کس قدر لمبے عرصہ انتظار سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ انسان ضرور اس انتظار سے گھبرا جائے۔ اور بشری قویٰ اس ہمت آزما اور صبر شکن کام میں ضرور ہتھیار ڈال دیں اگر خدائے ارحم الرحمین کی طرف سے مختلف رنگوں میں تسلی کے سامان نہ ہوں یقین جانیے کہ میدان تبلیغ میں کام کرنے والے اس آسمانی تسلی سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل کی سطور میں کام کا جو نقشہ پیش ہے۔ ان بلند عزائم اور دعاوی سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا کہ جن پر ہمیں فخر ہے۔

ستائیسویں (۲۷) تبلیغی میٹنگ

مورخہ ۱۹ اپریل ایک قصبہ باڈن میں ایک عام اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس شہر میں دوسرا جلسہ تھا۔ موضوع تقریر "اسلام کی تعلیم" تھا۔ خاکسار نے اسلام کی سات ایسی خوبیوں کا ذکر کیا جن میں اسلام منفرد ہے نہ تو یہ عقیدہ کہ دنیا کے مختلف مذاہب خدا تعالیٰ نے نہیں بھیجے۔ بلکہ دراصل ایک ہی پیغام ہے جو مختلف زمانوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے پیش کیا گیا۔ دوسرے یہ کہ سب انبیاء پر ایمان لانے کی تعلیم جو پہلے امر کی فرع ہے۔ تیسرے حفاظت قرآن کریم۔ چوتھے تعلیم قرآن کی کاملیت۔ پانچویں تعلق باللہ اور انسان کے باہمی تعلقات پر عملی ارشادات۔ چھٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ اور ساتویں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے ذریعہ صداقت اسلام پر آسمانی شہادت۔ تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ عورت کے درجہ اسلام اور تلوار۔ تعدد ازدواج وغیرہ امور کی وضاحت کی گئی۔ ہمارے نو احمدی بھائی ہر امین زائیسٹر نے عام گفتگو کے دوران میں اسلامی تعلیم کے بعض پہلوؤں پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی۔ حاضرین پر اس امر کا خاص اثر ہوا۔ کہ ایک سوس انہیں اسلام کی خوبیاں بتا رہا ہے۔

اٹھائیسویں تبلیغی میٹنگ

زیورک میں ایک تبلیغی جلسہ مورخہ ۲۷ اپریل کو منعقد ہوا۔ تقریر کا عنوان "اسلام میں ڈیموکریسی" تھا۔ خاکسار نے ابتداء میں بتایا کہ کس طرح اسلام نے ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں راستہ دکھایا ہے۔ تقریر میں اسلام میں حکومت کا تصور حکومت کے فرائض۔ رعایا کے حقوق۔ خلیفہ کا مقام وغیرہ امور خود وضاحت سے بیان کیا گیا اور بعد میں اجلاس عام سوالات کے لئے وقف تھا۔ اس موضوع پر سوالات تو زیادہ نہ ہوئے ہاں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ زیر بحث آگیا۔ خاکسار نے بتایا کہ ہم دونوں تعلیموں میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایک طرف ایک کامل اور عالمگیر تعلیم ہے۔ اور دوسری طرف چند اخلاقی اشارے ہیں۔ قرآن کریم نے زندگی کے ہر شعبہ حیات پر روشنی ڈالی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہر انسانی مسئلہ کو حل کر کے دکھایا ہے۔ دوسری طرف عہد نامہ میں کوئی ایک لفظ بھی قرآنیا نہیں جو بنایا ہو اور حضرت مسیح کی زندگی بھی ہر شعبہ حیات پر حاوی نہ تھی۔ لیکن یہ سب کچھ خدا کی حکمت کے ماتحت ہوا۔ حضرت عیسے علیہ السلام یا ان کی تعلیم زیر الزام نہیں۔ زیر الزام وہ لوگ ہیں جو یہ دعویٰ کرنے لگ جاتے ہیں کہ یہ تعلیم ہی مکمل اور عالمگیر تعلیم ہے۔ حاضرین میں پرچہ "اسلام" کا مئی نمبر تقسیم کیا گیا۔

پرچہ "اسلام" کا شیوع مئی

ماہانہ پرچہ "اسلام" کا آٹھواں نمبر تیار کیا گیا اس پرچہ میں ایک مضمون نئے مسلمان بھائی ہر امین زائیسٹر کا ہے۔ جس میں انہوں نے یورپین مصنفین کے اعتراضات کو رد کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ دوسری قسطوں میں بعض اہم اعتراضات کا رد ان کی قلم سے پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے سلسلہ مضامین کا تیسرا مضمون ہمارے نئے احمدی بھائی ہر سعید جٹی کی طرف سے ہے یہ امر قابل دلچسپی ہے کہ ماہ مارچ میں اسلام قبول کرنے والے دو نوجوان پہلے رومن کیتھولک تھے برادرم سعید کا ایک بھائی پادری ہے اور دوسرا راہب۔ برادرم سعید نے اپنے مضمون میں تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا اظہار کیا ہے۔ اس پرچہ میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ترجمہ کی تیسری قسط دی گئی ہے۔

امن عالم پر اسلامی تعلیم کی مقبولیت

مارچ کے مہینہ میں خاکسار نے ایک تقریر امن عالم پر اسلامی تعلیم کے موضوع پر کی تھی۔ جس میں جنگوں کی وجوہات۔ امن کے قیام کی شرائط۔ لیگ آف نیشنز۔ اور یو این او کی خامیاں اور اسلامی یو این او کا تصور پیش کیا گیا۔ سوئٹزرلینڈ کی اقوام متحدہ کی ایسوسی ایشن نے ہمارے مشن سے اس تقریر کی پچاس کاپیاں طلب کیں تا وہ اپنی سب برانچوں کو بھجوا سکیں۔ چنانچہ اس تقریر کو سائیکلوسٹائل پر چھاپ کر مطلوبہ تعداد انہیں مہیا کر دی گئی۔ خدا تعالیٰ نیک نتائج پیدا فرمائے۔

متفرق امور

خطبات جمعہ۔ دو مواقع پر احمدی احباب نماز جمعہ کیلئے جمع ہوئے۔ ایک احمدی کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ دوسرے موقعہ پر نماز کی اہمیت پر خطبہ دیا۔

درس قرآن کریم۔ احباب قرآن کریم کا سبق لینے کے لئے بھی حسب دستور جمع ہوتے اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا درس جاری کیا گیا۔

قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کی آخری نظر ثانی کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس سے متعلقہ بعض مضامین کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

آمد۔ ہر عبدالکریم ڈنکر ۱۱ اپریل کو جرمنی سے پاکستان جاتے ہوئے زیورک سے گذرے۔ ان کا طیارہ ایک گھنٹہ سے زائد یہاں ٹھہرا۔ خاکسار انہیں فضائی مستقر پر جا کر ملا۔

ہندوستانی وزیر۔ برن میں خاکسار نے ہندوستانی وزیر مسٹر ڈلیسائی سے ملاقات کی۔ قادیان کے متعلق بعض امور پیش کئے

پادری۔ ایک گرجا میں بارورے کے ایک پادری نے تقریر کی جو شمالی افریقہ میں مسلمانوں میں عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں۔ صدر اجلاس نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں تبلیغ کا کام حد درجہ مشکل ہے۔ کیونکہ اسلام ایک بہت طاقتور مذہب ہے۔ اور مسلمان اپنی تبلیغی کارروائیوں سے بھی غافل نہیں۔ حتیٰ کہ آج ہی آپ لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ اخبار میں ہمارے اس لیکچر کے اعلان کے معاً بعد ایک اسلامی مشن کا اعلان بھی درج تھا (یہ اعلان ہمارے تبلیغی اجلاس کا تھا جو ۲۷ کو منعقد ہوا)

تار کا پتہ: بطور یاد دہانی عرض ہے کہ احباب کی سہولت کے لئے سوئٹزرلینڈ مشن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ کرایا ہوا ہے۔ یعنی اسلام آباد (زیورک) "ISLAMABAD" احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

درخواستہائے دعا

میری عزیزہ ہمشیرہ صفیہ پانچ یوم سے بوجہ بخار سخت قلق و اضطراب کی حالت میں ہے۔ دردِ دل احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس معصوم بچی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اس کی صحت کے لئے بہترین اسباب جلد میسر آئیں۔ آمین ثم آمین۔

طالب دعا محمد سلیم ننگل رتن باغ لاہور

خدام اور عبادت

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ تھی کہ جماعت کے نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ آئندہ ان کے کندھوں پر جو احمدیت کا بار ڈالا جائیگا وہ اس قابل ہوں کہ اس بوجھ کو کما حقہ اٹھا سکیں۔ احمدیت کی عزت و ناموس آئندہ ان کے کردار سے وابستہ ہوگی۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے کردار سے اس عزت و شہرت کو چار چاند لگا دیں۔ ہم نوجوانوں نے اپنی روایات کو زندہ رکھنا ہے۔ ہم نے خدا کے سامنے بھی سرخرو ہونا ہے۔ اور اپنی قوم کو بھی یہ یقین دلانا ہے کہ آپ کے بیٹے احمدیت کے وقار کو ہمیشہ بلند کریں گے۔ اور اپنی تاریخ کو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کارناموں سے مزین کریں گے۔ جوں جوں جماعت ترقی کرتی جاتی ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بھی ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہیں ہماری لغزشیں اس سے پہلے جماعت کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتی تھیں۔ جو آج پہنچا سکتی ہیں۔ ہماری ایک ایک حرکت کی اب نقل کی جائے گی۔ ہماری پیدا کی ہوئی رو آگے چلے گی۔ اسلئے ہمیں اپنی ذمہ داریاں محسوس کرنی چاہئیں۔

خدام الاحمدیہ کے لئے ۱۹۴۹ء کا سال نہایت مبارک سال ہے۔ جبکہ بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے ہمارے پیارے امام خدام کے موعود برگزیدہ خلیفہ نے ہماری قیادت کی باگ ڈور خود اپنے دست مبارک میں لی اور آئندہ خدام کا صدر بننا خود منظور فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم اب پہلے سے زیادہ بیداری کا ثبوت دیں۔ خود بیدار ہوں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بیدار کریں۔ یہ سال ہمارا پہلے سالوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں خدا کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اب سے خدام الاحمدیہ کے صدر حضرت مصلح موعود ہوا کریں گے۔ اور زندہ قوموں کا شکر زبان کی نسبت افعال سے زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ ان گذارشات کے بعد میں اپنے نوجوان بھائیوں کی توجہ ان پانچ امور کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ پر خدام کو توجہ دلائی تھی۔ حضور نے فرمایا تھا۔ جس طرح پانچ ارکان اسلام ہیں۔ کہ ایک مسلمان کے لئے ان پانچ امور پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نوجوان ان پانچ خصلتوں کو بھی اپنے اندر پیدا کریں۔ در حقیقت یہ پانچ ارکان اسلام سے الگ نہیں ہیں۔ بلکہ عین اسلام ہیں۔ اور مذہب کی حقیقی روح ہیں۔

۱۔ عبادت۔ ۲۔ ذکر الٰہی۔ ۳۔ شعائر اللہ کی پابندی۔ ۴۔ خدمت خلق۔ ۵۔ جہاد یہ ہیں بالترتیب انشاء اللہ ان ارکان کی تفصیل آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

۱۔ **عبادت**:۔ یوں تو لفظ عبادت سے ہر خادم واقف ہوگا۔ اور اس کے معنے جانتا ہوگا لیکن بسا اوقات ہمارا علم ایک عام علم ہوتا ہے اور ہم نے کبھی اس کے مفہوم اور حقیقی روح کے متعلق تدبر نہیں کیا ہوتا۔ مثلاً صبر کا حقیقی مفہوم عزم و استقلال اور مصائب کو جمعیت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتھ برداشت کرنا ہے۔ لیکن صبر کا عام مفہوم آج صرف اسی قدر ہے کہ کوئی گالی دے اور ہم خاموش رہیں اور ہم چپ ہو کر وہاں بیٹھے رہیں اور کہیں کہ خداوند ہم نے تو صبر کیا ہے۔ تو ہی اس سے مجھ غریب کا انتقام لینے والا ہے۔ لیکن بتایئے۔ بے غیرتی کا مفہوم اس سے کچھ زیادہ ہے پس ہمیں چاہیئے کہ عبادت کے متعلق پورا غور کریں کہ عبادت کس کے لئے ہے اور یہ کیا چیز ہے —— قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

کہ میں نے تو جن و انس کو پیدا ہی اسلئے کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ ان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ میرے عبد بنیں اب عبادت ایک عربی لفظ ہے۔ اس کے معنے کسی لغت کی کتاب اٹھا کر دیکھیں۔ کہ عبادت کیا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے۔ لکھا ہے عبد اللہ۔ وحدہ و خدمہ و خضع و ذل و طاع لہ:۔ خدا کی عبادت کرنے کے معنے ہیں۔ اس کی توحید کا اقرار۔ اس کی خدمت کرنا۔ اس کے لئے اپنے آپ کو جھکا۔ دینا اس کے لئے اپنے آپ کو بچھا دینا اس کے سپرد اپنی ساری قوتیں کر دینا طریق۔ معبد کہتے ہیں۔ کیونکہ راستہ کو ہر ایک اپنے پاؤں سے لتاڑتا ہے تو خدا کی عبادت کے معنے ہیں۔ اپنی ہر چیز خدا کے لئے لگا دیں۔ اب سوچیئے اور تدبر فرمایئے۔ کیا ہم نے عبادت کی ہے۔ کیا خدا کے سوا ہم اور کسی قوت کا سہارا تو تلاش نہیں کر رہے کیا ہم صحیح معنوں میں خدائی خدمت گار ہیں۔ کیا ہمارے سرکش نفس نے خدا کے سامنے اپنی گردن کے مہرے خم کر دیئے ہیں کیا خدا کے لئے اپنے اوپر ذلت وارد کر لی ہے۔ جیسے مسیح پاک فرماتے ہیں:۔

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں

عبادت یہ مفہوم ہمارے اندر پیدا کرتی ہے کہ ہم خدا کے ہو جائیں۔ ہم اپنی ساری قوتیں خدا کے سپرد کر دیں اگر اس مفہوم کی عبادت نہیں ہے تو ایمان بھی کامل نہیں ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ وانتھی اللہ فقد استکمل الایمان کہ جس نے محبت کی تو خدا کے لئے اور اگر کسی سے نفرت کی ہے تو خدا کے لئے اور اگر کچھ دیا ہے تو خدا کے لئے اور اگر ہاتھ کو روکا ہے تو خدا کے لئے۔ تو اس وقت اس کا ایمان مکمل ہوگا ایک تو عبادت کا یہ مفہوم ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ خدا کے عبد بنیں یعنی خدائی صفات کے مظہر بنیں۔ اب یہ بھی ایک نہایت مفصل اور مستقل مضمون ہے۔ لیکن میں اتنی گذارش کروں گا۔ کہ آپ سورہ فاتحہ کی طرف ہی غور فرمایئے اس میں سے بھی صرف چار صفات کو ہی لے لیجئے۔ مالک یوم الدین ۲۔ الرحیم ۳۔ الرحمٰن ۴۔ رب العالمین۔

۱۔ مالک یوم الدین بنئے۔ یعنی صحیح فیصلہ کیجئے اپنے دماغ کے کسی گوشے میں سے بھی بغیر تحقیق و تدقیق کسی کے متعلق کوئی رائے نہ قائم کرو۔ کیونکہ آپ مالک یوم الدین کے مظہر ہیں۔

۲۔ اگر کسی سے نفرت ہے تو اسکے عزیز سے اسلئے نفرت نہ ہو کہ آپ کو اسکے بھائی سے نفرت ہے۔ جس کا قصور ہے اسے سزا دو دوسرے کو ملوث نہ کرو۔ کیونکہ یہ مالکیت یوم الدین کے منافی ہے۔

۳۔ جس قدر قصور ہو اسی قدر سزا دو یہ نہیں کہ کسی موقعہ پر اس نے ذرا سا نقصان پہنچایا۔ اب تم یہ کوشش کرو کہ اب قابو آیا ہے۔ کچومر ہی نکال کر رکھ دوں۔ کیونکہ آپ مالک یوم الدین کے مظہر ہیں ۴۔ سفارش نہ سنو۔ کیونکہ آپ مالک یوم الدین ہیں (اسکے متعلق ایک مفصل مضمون الفضل میں لکھا جا چکا ہے۔)

بتایئے اگر دنیا صرف مالک یوم الدین کی مظہر بنجائے۔ تو کیا دنیا میں فسادات باقی رہتے ہیں [illegible] آپ رحیم کے بھی عبد بنیں [illegible] سے بڑھ کر بدلہ دیں۔ کیونکہ آپ رحیم کے مظہر ہیں اور رحیم کے یہی معنے ہیں۔ اگر نوکر ہے تو کوشش کرے جتنا کام میرا مالک دیتا ہے۔ میں اس سے زیادہ کام کروں۔ مالک یہ کہے کہ جتنی تنخواہ مقرر ہے اس سے بڑھ کر سلوک کروں اس موقعہ پر ایک صحابی کی مثال کتنی شاندار ہے۔ ایک صحابی ایک گھوڑا بیچتے ہیں۔ ان سے قیمت دریافت کی جاتی ہے وہ دو ہزار درہم بتاتے ہیں۔ ان کا گھوڑا دوسرے صحابی کو پسند آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں یہ لیتا ہوں۔ لیکن تم واقف نہیں اپنے گھوڑے کی قدر سے یہ گھوڑا تین ہزار درہم کا ہے میں تین ہزار درہم دیتا ہوں۔ بیچنے والے کہتے ہیں۔ نہیں گھوڑا میرا ہے میں جانتا ہوں یہ دو ہزار درہم سے زیادہ نہیں ہے۔ الغرض اللہ اللہ خدا کے لئے عجیب بندے تھے وہ اس کی صفات کے [illegible] مظہر تھے۔ بتایئے اگر دنیا رحیم کی عبد بن جائے تو دنیا میں یہ وجود آقا اور نوکر کے جھگڑے باقی رہ جائیں آپ رحمٰن کے بھی عبد بنیں۔ رحمٰن کے معنے ہیں کسی نے کچھ کام نہ بھی کیا ہو تو بھی اس سے نیک سلوک کیا جائے مثلاً سکول ماسٹر روپے لیتا ہے اور اسکے عوض سکول میں پڑھاتا ہے تو یہ رحمٰن کا مظہر ہے چاہیئے کہ خالی وقت میں آکر محلہ والوں کو بھی اپنے علوم سے کچھ فائدہ پہنچائے کیونکہ یہ رحمٰن کا عبد ہے۔

آپ رب العٰلمین کے عبد بنیں۔ جس طرح ماں باپ بچے کی پرورش کرتے ہیں اس کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ اس طرح آپ مخلوق خدا کی ہمدردی کریں ماں دودھ کو چھپا کر نہیں رکھتی کہ آپ ہی بچہ تلاش کر کے پی لے گا۔ بلکہ تعہد سے اسکو پلاتی ہے اسی طرح مومن کو چاہیئے۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر دنیا کو فائدہ پہنچائیں تکلیفیں اٹھائیں۔ لیکن دنیا کو ہدایت پہنچایئے۔ ماں رات کو محو خواب ہوتی ہے۔ بچہ بھوک سے روتا ہے کیا دنیا کی کوئی ماں سوئی رہ سکتی ہے۔ وہ بیقرار ہو کر اٹھتی ہے اور بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رب العلمین کے مظہر تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین

کہ شاید اے محمد رسول اللہ تو اپنے آپ کو ہلاک کرے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے اللہ اللہ اتنا درد مخلوق کے لئے۔ پس آپ آیئے رب العلمین کے عبد بن جائیں۔ یعنی ابر رحمت کی طرح خشک کھیتوں پر بار بار برسو

پس عبادت کے یہ دو مفہوم ہوئے ایک یہ کہ ہم اپنی ساری قوتیں خدا کے سپرد کر دیں صرف اسی کے ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ اسکے عبد بنجائیں اسکی صفات کے مظہر بن جائیں۔

مسیحیت اور غلامی کی رسم

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اٹلی و افریقہ حال مقیم ربوہ)

ذیل میں خاکسار انگریزی کی ایک پرانی کتاب "عیسائیت میں غلامی اور مزدوری" اردو میں ملخص پیش کرتا ہے۔

مذاہب عالم میں سے آج مسیحیت اور اسلام کا بہت زور ہے۔ مسیحیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام نے غلام خریدنے بیچنے اور رکھنے کی ناجائز تعلیم دی ہے۔ اور مسیحیت نے غلاموں کی خرید و فروخت کو دور کر کے تہذیب و تمدن کا سبق دیا ہے۔ انیسویں صدی کے درمیان تک غلامی سوائے ابی سینیا کے ناجائز قرار دی گئی تھی۔

یہ یاد رکھنے والی بات ہے۔ کہ انسانی گوشت کی تجارت اُن ملکوں میں ترقی کرتی گئی۔ جہاں کہ مسیحیت بہت زوروں پر تھی۔ تاریخی سچائی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یورپ میں غلاموں کی تجارت ایک وقت میں بہت زوروں پر تھی۔ مسیحی بادشاہوں کی حکومت کے ماتحت عیسائی چرچ نے غلامی کی رسم کو کبھی نہیں روکا۔ پرانے عہد نامہ سے غلام رکھنے کی اجازت کا صریح حکم پایا جاتا ہے۔ احبار باب پچیس ۲۵ میں غلاموں کی خرید و فروخت کے متعلق ہدایات درج ہیں۔ لیکن یہودی غلام کا فدیہ دے دینے کے متعلق ذکر ہے۔ مسافروں کے بچے تمہارے اپنے بچوں کی ملکیت ہوں گے۔ لیکن یہودی غلام اپنی آزادی کا دعویٰ کر سکتا ہے اور اگر اُس کا مالک اُس کو کوئی بیوی کر دے اور اُس سے بچے پیدا ہوں۔ تو وہ سب اُس کے مالک کے ہوں گے۔ اور وہ غلام خالی ہاتھ رہیگا بعض دفعہ مالک اپنے غلاموں کے کان نیزوں کے ساتھ چھیدتے تھے۔ اور وہ ہمیشہ اُن کے غلام رہتے تھے۔

خروج باب ۲۱ (۲۰ و ۲۱) "اگر کوئی غلام یا لونڈی کو لاٹھیاں مارے اور وہ مار کھاتی ہوئی مر جائے۔ تو اُسے سزا دی جائے۔ لیکن اگر وہ ایک یا دو دن جئے تو اُسے سزا نہ دی جائے۔ اس لئے کہ وہ اُس کا مال ہے۔"

(اس مسئلہ میں قرآن شریف کے مقابلہ میں بائیبل بہت ناقص ہے۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ تمہارے بھائی تمہارے غلام ہوں وغیرہ۔

اس کے مقابل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ کہ جو کوئی لڑکے کو ماں سے جدا کر کے یا دوسرے کو دے کر جدا کرتا ہے۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے دوستوں کو اس سے جدا رکھے گا)

بائیبل کے خدا نے غلام کی قیمت بھی مقرر کر دی ہے۔ احبار باب ۲۷ میں ذکر ہے کہ اگر ہم سلور شیکل کی قیمت ۲½ شلنگ لگائیں۔ تو ایک ماہ سے دو سال کے لڑکے کی قیمت ۱۲ شلنگ چھ پنس ہو گی اور لڑکی کی قیمت ۷½ شلنگ۔ اور ۵ سال سے ۲۰ سال تک کے لڑکے کی قیمت ۱۵ — ۳ پونڈ ہو گی اسی عمر کی لڑکی کی قیمت ۲۵ شلنگ ہو گی۔ اور ۲۰ سے ساٹھ سال کے لڑکے کی قیمت ۱۵/۶ اور اس عمر کے لڑکے کی قیمت ۵/۳ ہو گی لیکن ہم نے کسی مسیحی صاحب کو کسی عدالت میں ایسا مقدمہ دائر کرتے نہیں دیکھا۔

نئے عہد نامہ میں بھی غلامی دور کرنے کے متعلق کوئی قانون یا حکم نہیں ہے۔ PALEY پیلے جو مسیحیوں کا سب سے بڑا وکیل ہے۔ وہ یہ ماننے پر مجبور کیا گیا ہے۔ کہ مسیحی صحیفوں میں کوئی نص ایسی نہیں۔ جہاں غلامی کی ممانعت پائی جاتی ہو۔

پھر پوپ III Lea(?) اپنے ۱۸۸۸ء کے خط میں برازیل کے بشپوں کی طرف لکھتا ہے کہ مسیح نے غلامی کے خلاف کوئی لفظ بھی نہیں کہا۔ اُس نے غلامی کو ایسے ہی قبول کیا ہے۔ جیسے کہ باقی باتیں۔ غلاموں نے کبھی بھی مسیح سے کسی قسم کی مدد کی امید نہ رکھی۔" نئے عہد نامہ میں SLEVE سلیو کو ذکر کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں اُس کے کوئی حقوق نہیں۔ اس میں تو جگہ جگہ پر غلام کے معنی نوکر کے کئے گئے ہیں۔ سینٹ پال کی تعلیم غلامی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے۔ کہ غلاموں کو اپنے مالکوں کا مطیع ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ وہ مسیح کی غلامی سمجھتے ہیں۔ اُن کو انسانیت کے ہر برتاؤ کو ماننا چاہیئے اگر مالک نیکی کی بجائے کسی برے کام کا بھی حکم دے۔ تو اُن کو تابعداری ضرور کرنی چاہیئے۔ مسیحی تعلیم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ غلام کو رکھنا کوئی جرم نہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز جلد II صفحہ ۶۰۲ میں لکھا ہے۔ کہ ہمارے خدا کی تعلیم میں صاف طور پر غلامی کی تعلیم سے نفرت نہیں پائی جاتی۔ اور یہ کہ بائیبل میں کوئی ایسا اشارہ نہیں ہے۔ جس سے کہ پتہ لگے کہ غلامی کو دور کر دیا جائے۔ یعنی بائیبل میں غلامی کی تردید کرنے والے کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ غلامی پرانے زمانے میں عام پائی جاتی تھی۔ اور اس کی برائی کو دور کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

ایک قسم کی غلامی کی تجارت مسیحیوں کے زمانہ میں شروع ہوئی۔ اُن سے ہی پیدا کی گئی اور اُن سے ہی جاری رکھی گئی۔ یہ بہت ظالمانہ تھی۔ ۱۵ صدی میں کچھ افریقن غلام بیچے گئے۔ یورپ کی سب قومیں غلامی کی تجارت سے بہت نفع حاصل کرنے لگ پڑیں۔ خصوصاً سپین۔ جمیکا۔ کیوبا۔ اٹلی۔ پرتگیزوں نے سب سے پہلے غلامی کی تجارت شروع کی۔ جان ہاکن مشہور انگریز نے غلامی کی تجارت شروع کر کے فروغ حاصل کیا۔ ملکہ الزبتھ نے "مسیح" نام جہاز تجارت کے لئے چلایا۔ سن ۱۶۸۰ء سے ایک سو سال میں سپینی۔ انگریزی اور فرنچ کالونیز میں ۳۰ لاکھ غلاموں کی تجارت کی گئی۔ (ہسٹری آف انگلش جلد II صفحہ ۲۲۵) اُن کے ہاتھ پاؤں پر زنجیریں باندھتے تھے۔ اور وحشیوں کی طرح اکٹھے رکھتے تھے۔ ہزاروں کتوں کی طرح مر جاتے۔ تو زنجیروں سے نکال دیتے۔ انگلستان میں غلاموں کی منڈیوں کے تین ۳ سنٹر تھے۔ برسٹل۔ لورپول اور لنڈن۔ ایک سو جہاز صرف لنڈن کی تجارت کے لئے تھا۔ برسٹل کے لئے ۶۰ اور لورپول کے لئے ۱۳۶ جہاز تھے۔ تمام یورپ کے ۳/۲ حصہ کی تجارت غلاموں کی یہاں ہوتی تھی۔ اور بڑا نفع ہوتا تھا۔ یعنی ایک غلام کی قیمت ۱۵ سے ۲۵ پونڈ تک ہوتی۔ اور قیمت فروخت ۵۰ سے ۱۰۰ پونڈ تک ہوتی۔ اور ۶۰۰ نفع ہوتا تھا۔ ایک سال کا منافع ۲۱۴،۶۷۸ پونڈ تھا۔ کوئی قانون نہ تھے۔ ایک جہاز میں ۳۵۱ مرد، ۱۲۷ عورتیں ۹۰ لڑکے اور ۴۱ لڑکیاں کل ۶۰۹ تک بھر لیتے۔ راستے میں بہت مر جاتے۔ کیونکہ ڈیک پر بہت تھوڑی جگہ پر رہنا ہوتا۔ یعنی جتنی رہنے کی جگہ ہوتی۔ جو غلام نہ بکتے۔ اُن کی نیلامی کی جاتی۔ جانوروں کی طرح اخبارات میں اشتہارات دیئے جاتے۔ جیسے "دونوں کان کٹے ہوئے۔ بعض کے کان اور ناک دونوں کٹے ہوئے اور صحت اچھی ہے۔"

دنیا نے ایسے بے انتہا ظلم نہیں دیکھے۔ جو ان دنوں افریقن لوگوں پر غلاموں کی تجارت کو ترقی دینے کے لئے کئے گئے۔ یعنی بیچاروں کے گاؤں کو آگ لگا دی جاتی۔ اور مرد عورتیں بچے ساحل سمندر کی طرف جانے کے لئے پابہ زنجیر مجبور کئے جاتے۔ دھوکہ دے کر جہازوں میں بند کر کے انہیں غلام بنا لیا جاتا۔ بیماروں کی کوئی پرواہ نہ کی جاتی۔ لکھا ہے کہ ایک غلاموں کا جہاز گنی آ رہا تھا جمیکا ۴۴۲ غلام لے کر جا رہا تھا۔ اس قدر بھرا ہوا تھا۔ کہ ۶۰ غلام رستے میں ہی مر گئے۔ کیپٹن نے کافی پانی نہ ہونے کی وجہ سے ۹۶ کو سمندر میں پھینک دیا۔ ۲۶ خود ہی غرقاب ہو گئے۔ مایوسی سے مر گئے۔ (دا بے پولیٹیکل ہسٹری II صفحہ ۲۷)

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لورپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لورپول کے ۸ ممبرز نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹرنے (?) مخالفت کی۔ ۱۷۸۸ء میں ریورنڈ ہارس (?) آف انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائیبل کے مخالف ہیں۔ ۱۷۹۰ء میں ہیٹ (?) نے ہاؤس آف کامنز میں بل پیش کیا۔ لیکن فرانس سب سے پہلا ملک ہے۔ جس نے غلامی کی تجارت کو بند کیا۔ یورپ میں یہ نظریہ بھی رہا ہے کہ مسیحیوں کو غلام نہ بنایا جائے۔ بلکہ غیر مسیحیوں کو بنائیں امریکہ میں جانوروں کی طرح حبشیوں کی نسل پلنے کا کام بیچنے کے لئے ہوتا رہا۔ ۱۸۴۰ء میں ورجینیا نے ۴۰ ہزار غلام باہر بھیجے۔ مسیحی چرچ یہ کام کرتا رہا۔ اور بعض دفعہ ایک بچہ چار پانچ سو ڈالر کو بیچا۔ دور باہر ملکوں میں بیچنے اور وہ بری حالت میں مر جاتے یہ تجارت ایسے ہوتی۔ جیسے ڈبلن اور لورپول کے درمیان سؤروں کی تجارت ہوتی ہے۔ سترھویں صدی میں ۲۷۵،۰۰۰ اور اٹھارویں صدی ۷،۰۰۰،۰۰۰ غلام باہر بھیجے گئے۔ صرف چرچ کے پاس کل غلام ۶۶۰۰۰ تھے۔

بڑے عیسائی وہ تھے جو غلاموں کے مستقل تاجر تھے۔ انیسویں ۱۹ صدی تک قابل شرم بات یہ تھی کہ مسیحی پادری جانوروں کی طرح غلاموں کی تجارت کرتے تھے۔ آخر ابراہیم لنکن جو نہ مسیحی بلکہ آزاد خیال تھا۔ نے امریکہ سے غلامی کی تجارت کو بند کر دیا۔ کانگو فری سٹیٹ میں ۲۰ لاکھ غلام بنائے گئے۔ اور اُن سے ربڑ ہاتھی دانت اکٹھا کرنے کا کام لیا جاتا۔ سات سال میں ۱۴۰ لاکھ پونڈ کا سامان بیچا گیا۔ نازمان غلاموں کے قطع ید و ٹانگ کرتے اور مار دیتے کئی سو ہاتھ اور ٹانگ اکٹھے کر لیتے۔ لاکھوں بے گناہ قتل کر دیئے گئے۔ ۱۹۰۳ء میں پارلیمنٹ میں قانون پاس کیا گیا۔ لیکن مسیحی مشنری ہمیشہ ہی بائیبل کی حمایت میں غلام رکھنے کی تائید کرتے۔ اور اُن پر بے شمار قسم کے ظلم توڑتے رہے جس کی داستان لمبی ہے۔

نوٹ:۔ اسلام کی کسی کتاب (قرآن، حدیث، تاریخ) سے غلام خریدنے بیچنے یا اُن سے برا سلوک کرنے کی ہرگز تعلیم نہیں پائی جاتی۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں کے آزاد کرنے کے متعلق اتنا زور دیتے تھے کہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ "جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا۔" کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔ (مسلم II کتاب الایمان)

درخواست دعا

عاجز نے امسال اپنے محکمہ میں ترقی کے لئے ایک امتحان دینا ہے۔ احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عاجز کے چھوٹے بھائی عزیز محمد عالم نے بھی ایک امتحان دینا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد رمضان از گوجرانوالہ)

۲۱ مئی ـــــ یوم مساجد واشنگٹن و ہیگ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مسجد واشنگٹن (امریکہ) اور ہیگ (ہالینڈ) کے وعدوں کے لئے ۲۱ مئی کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ لجنات اماء اللہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس روز اپنی اپنی جماعت میں جلسے کئے جائیں۔ اور ہر دو تحریکات کی اہمیت احباب و بہنوں پر واضح کی جائے۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ہر خاندان کے وعدے وصول کر کے جلد سے جلد مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔

جیسا کہ پہلے اعلانات میں واضح کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت واشنگٹن کی مسجد احمدی مردوں کی قربانی سے تیار ہوگی۔ اور ہیگ (ہالینڈ) کی مسجد انشاء اللہ تعالےٰ مسجد لنڈن کی طرح احمدی بہنوں کی قربانی سے تعمیر کی جائیگی۔ واشنگٹن میں مسجد کیلئے نہائت موزوں جگہ پر مکان کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ اس کی قیمت کی ادائیگی اور دوسرے ابتدائی اخراجات کے لئے دو لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ اسی طرح ہالینڈ کی مسجد کیلئے زمین کا انتظام کیا جا رہا ہے اس کے لئے ایک لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔

یہ مساجد انشاء اللہ تعالےٰ یورپ اور امریکہ میں اسلام کے مستقل مراکز ثابت ہونگی۔ اور ان کے قیام کے ساتھ تبلیغ کا پروگرام زیادہ منظم صورت میں جاری کیا جا سکیگا۔ اور اس طرح یورپ و امریکہ میں غلبۂ اسلام کے مقدر اور مبارک دن کو قریب تر لانے میں ممد ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہر احمدی بہن اور بھائی کو اس قربانی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید۔

قومی ڈسپلن کی قابل قدر مثال!

"جس قوم کے افراد اپنے رہنماؤں کی بات پر عمل کرنے کو تیار ہوں۔ وہ لازمی طور پر ترقی کر جایا کرتی ہے۔ تنظیم اور ڈسپلن کسی انجمن یا قوم کی ترقی کے لئے سب سے بڑی بنیادی شرطیں ہیں اور پاکستان والوں نے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ان میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔"

یہ ہیں وہ الفاظ جو روزنامہ "جے ہند" جالندھر نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں پاکستان میں پنڈت نہرو وزیر اعظم بھارت کے شاندار استقبال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے۔

"اپنے پردھان منتری کی یہ عزت افزائی اور خصوصاً پاکستانیوں کی طرف سے جو صرف چند دن پہلے تک ہندوستان اور اس کے لیڈروں کو اپنا سب سے بڑا دشمن تصور کرتے تھے۔ ہر ہندوستانی کے لئے فخر کی بات ہوگی کیونکہ یہ عزت افزائی ہے جس کی نمائندگی پنڈت نہرو کر رہے ہیں اور اس میں ہمارے لئے ایک سبق پنہاں ہے۔ اقلیتوں کے متعلق ہند اور پاکستان سے پیشتر دونوں ملک جنگ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اور پاکستان کے اخبارات چھوٹے سے چھوٹا لیگی ورکر اور بڑے سے بڑے ذمہ دار لیڈر سب میدان جنگ میں فیصلہ کرنے کے خواہاں تھے۔

مگر یکایک کانٹا بدل گیا اور پاکستان کے پریس نے اپنا لب و لہجہ بدل دیا۔ ریڈیو کی زبان بدل گئی اور عوام بھی جنہیں ہندوستانیوں سے نفرت کرنا ہی سکھایا گیا تھا یکایک بدل گئے۔ یہ قومی ڈسپلن کی قابل قدر مثال ہے۔ اور ہمیں اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ جس قوم کے افراد اپنے رہنماؤں کی بات پر عمل کرنے کو تیار ہوں۔ وہ لازمی طور پر ترقی کر جایا کرتی ہے۔ تنظیم اور ڈسپلن کسی انجمن یا قوم کی ترقی کے لئے سب سے بڑی بنیادی شرطیں ہیں۔ اور پاکستان والوں نے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ان میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔

مگر اس کے برعکس جب ہم اپنے ہاں نگاہ ڈالتے ہیں تو مایوسی اور تاریکی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ ہندوستان نے پاکستان کے ساتھ معاہدہ کیا۔ اچھا یا برا۔ اس کا جواب تو وقت ہی دیگا لیکن بحیثیت قوم ہمارا فرض ہے کہ جب ہمارے نیتاؤں نے معاہدہ کر لیا ہے۔ تو ہم ان کی بات پر پھول چڑھائیں۔ یہ سردار پٹیل کا نقطہ نظر بھی تھا۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے دو بنگالی وزراء نے استعفیٰ دے دیا۔ اور انہوں نے سردار پٹیل کی پرواہ نہ کی اور نہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کی۔ بلکہ علیحدگی اختیار کر لی۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ ہندوستان میں واقعی ایک ایسا عنصر موجود ہے جو پاکستان کے ساتھ صلح کرنا ہی نہیں چاہتا۔ کیا یہ اقدام ہندوستان کے بہترین مفاد کے منافی نہیں۔ اس طرح ہمارے چند اخبارات ایسے بھی ہیں۔ جو بنگالی وزراء کے زاویہ نگاہ کی تائید کر رہے ہیں۔ اور ان کے رویہ کو حق بجانب قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس واقع پر تبصرے اب تک بند ہو جانے چاہیئیں۔ انہوں نے استعفیٰ دیا وہ منظور ہو گیا۔ اور قصہ ختم۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بات کی خواہ مخواہ طول دیا جا رہا ہے۔ تاکہ کل کلاں کو مخالف کہہ سکیں۔ کہ ہندوستان اس معاہدہ پر عمل درآمد کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ جس کا ثبوت ان اخبارات کے اقتباسات سے مل سکے گا۔"

امریکہ ایک صنعتی انقلاب کے دروازے پر کھڑا ہے

نیویارک ۱۲ مئی۔ ایک زبردست حساب دان نے کہا ہے کہ امریکہ ایک دوسرے صنعتی انقلاب کے دروازے پر کھڑا ہے جو خود بخود کام کرنے والی مشینوں کے وجود میں آنے سے رونما ہوگا۔ ساچوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے ڈاکٹر رابرٹ ڈینر نے بتایا کہ اگر امریکنوں نے اسکے لئے خود تیاری نہ کی تو ان کو سرکزوں کے ٹوٹ جانے کے ایک وسیع عمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور روزگاری کی وجہ سے بڑی تعداد میں شہروں کی آبادی دیہاتوں میں منتقل ہو جائے گی۔ (اسٹار)

سردار ابراہیم کا عزم مظفر آباد

راولپنڈی ۱۲ مئی۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ صدر حکومت آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم خاں اسی ہفتہ عازم مظفر آباد ہو جائیں گے صدر آزاد کشمیر اپنے ہیڈ کوارٹرز سے ماہ سے زیادہ عرصہ تک غیر حاضر رہے توقع ہے کہ اب وہ وہاں ایک ماہ تک رہیں گے (اسٹار)

گرمانی اور ابراہیم کا عزم پونچھ

راولپنڈی ۱۲ مئی۔ یہاں حکومت آزاد کشمیر کے حلقوں سے موصولہ اطلاع کے مطابق پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گرمانی اور صدر حکومت آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم خاں مشترکہ طور پر آئندہ ماہ کے اوائل میں کسی وقت پونچھ کے علاقہ کا دورہ کریں گے۔

توقع ہے کہ دونوں لیڈر اس علاقہ میں ایک ہفتہ گذاریں گے۔ (اسٹار)

عراقی مصری دوستی سے ایک نئے باب کا آغاز ہوگا

بغداد ۱۲ مئی بغداد کے اخبار "لیوا الاستقلال" نے مصر اور عراق کے اپیل کرتے ہوئے کہ وہ اچھے تعلقات برقرار رکھیں لکھا ہے کہ عربوں کی رائے میں فلسطین کا مستقبل ان دونوں ملکوں کے اتحاد پر منحصر ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے "یہ دوستانہ تعلقات عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں بھی قائم رکھے جائیں تاکہ یہ دونوں ملک اپنی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز کریں۔ جس کی بنیاد زیادہ مستحکم دوستی پر قائم ہو سکے اور تمام غلط فہمیوں کے دور ہو جانے کے بعد عراق اور مصر تمام عرب مسائل پر متفق ہونے میں دشواری محسوس نہ کریں گے" (اسٹار)

دعائے نعم البدل

برادرم چوہدری حفیظ احمد صاحب انسپکٹر پولیس (بہاولپوری) کا چھوٹا بچہ انتقال کر گیا ہے۔ بچہ نہایت ہونہار تھا۔ احباب بچہ کے والدین کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل سے نوازے آمین

دعاگو سار بشیر الدین۔ لاہور

درخواست دعا

میں ایک ہفتہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ ابھی تک پورا افاقہ نہیں ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مجھے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری محمد مومن)

کراچی میں جدید دواسازی کا کارخانہ قائم کیا جائے گا!

کراچی ۱۲ مئی۔ خام مفرد ادویہ اور کیمیائی مرکبات حاصل کرنے اور جدید طریقوں سے خصوصی طبی ادویہ تیار کرنے کے لئے کراچی میں عنقریب ایک جدید دواسازی کا کارخانہ قائم ہونے والا ہے۔ ضروری فنی عملہ پہلے ہی رکھ لیا گیا ہے۔ اور کراچی کے مضافات میں لنڈھی کے مقام پر کارخانہ کی عمارت کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ کارخانہ کے دیگر مطلوبہ مشینوں کے لئے یورپی ممالک کو آرڈر دیدیئے گئے ہیں۔

عرب کی تاریخ میں انتہائی نازک وقت

لندن ۱۱ مئی - قاہرہ میں عرب لیگ کا جو غیر معمولی اجلاس مشرقی فلسطین کے الحاق کے سلسلہ میں اردن کی حرکت پر سرزنش اور کوئی قدم اٹھانے کے نازک سوال کا فیصلہ کرے گا۔ وہ عرب خیالات کے دو طبقوں کے درمیان بنیادی تصادم کے پس منظر کے ساتھ جاری ہے۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم قاہرہ نے ان متصادم نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ پہلا طبقہ اس صورت حال کو واپس لانے کا خواہاں ہے جو دنیائے عرب میں مئی ۱۹۴۸ء سے تھی۔ اس طبقہ کے حامی سعودی عرب اور مصر ہیں۔

دو موجودہ عرب حکومتوں میں سے دو یا زیادہ کے سیاسی الحاق کی کسی اسکیم کے مخالف ہیں۔ وہ اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ پورا فلسطین کسی نہ کسی روز عرب کردار کا پھر حامل بن جائے گا۔

وزیر اعظم پاکستان شکاگو پہنچ گئے

نیویارک ۱۲ مئی آج رات ۱۰½ بجے (پاکستانی ٹائم) وزیر اعظم پاکستان بیگم لیاقت علی خان اور پارٹی کے دیگر افراد کے ہمراہ طیارہ میں نیویارک سے شکاگو پہنچ گئے جہاں آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ آپ کے اعزاز میں محفل استقبال ترتیب دی جائے گی۔ وزیر اعظم پاکستان خارجہ تعلقات کی کمیٹی میں تقریر ارشاد فرمائیں گے۔ سب سے بڑے گودام بھی دیکھنے جائیں گے۔ یہ گودام امریکی مال کی تقسیم کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کے کل پروگرام میں شکاگو کے صنعتی عجائب گھر کا معائنہ بھی شامل ہے۔

عراق کیلئے ایک کروڑ ڈالر قرضہ

لیک سکیس ۱۲ مئی معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک نے عراق کو ایک کروڑ ڈالر قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ عراق کو ۲ لاکھ ۵۰ ہزار سٹرلنگ بھی دیئے جائیں گے یہ قرضہ جو ۱۵ سال میں واجب الادا ہوگا۔ ترقی کی سکیموں کو جامہ عمل پہنانے کے سلسلے میں دیا جا رہا ہے۔

حج پاس اور فوٹو

کراچی ۱۲ مئی - حاجی وجیہ الدین صاحب کی قیادت میں ایک وفد نے آج سر ظفر اللہ خان وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ حج سکیم کے انتظامات کے متعلق تبادلہ افکار ہوتا رہا۔ عازمین حج کے پاسپورٹ پر فوٹو چسپاں کرنے کی جو شرط عائد کی گئی ہے اس کے متعلق وزیر خارجہ کو عوام کے جذبات سے آگاہ کیا گیا۔ وزیر خارجہ نے وفد کی معروضات کو غور سے سنا اور مناسب کارروائی کا وعدہ فرمایا۔

سامان اور پارسل کا ریلوے ٹریفک کھل گیا

لاہور ۱۲ مئی - این ڈبلیو آر کا ایک پریس نوٹ ظاہر ہے۔ تمام ایسا سامان اور پارسل جن کے لئے پیشگی کرایہ کی ادائیگی ضروری نہیں اب آزادی سے بھارت کے اسٹیشنوں کو بک کئے جاسکیں گے۔ [illegible] جیسے کہ بلحاظ جو وقتاً فوقتاً عائد کی جائیں گی ٹریفک کی اشیاء میں سے ایسی اشیاء جن کے لئے پیشگی کرایہ کی ادائیگی لازمی ہوگی صرف سبزیاں۔ تازہ پھل مچھلی مرغیاں انڈے دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء اور پان پاکستان کی سکے میں کرایہ ادا کرنے پر بھارت کو بک کی جاسکیں گی۔ واہگہ کے راستے سامان اور پارسل دونوں بھارت کو بک ہوسکیں گے لیکن میکلوڈ روڈ گنج کے راستے صرف گڈز ٹریفک بک ہوسکے گا۔

باگا ٹریبونل کے فیصلے کو جامہ عمل پہنانے کے اقدامات

کراچی ۱۲ مئی - حکومت پاکستان سروے آف پاکستان کے ڈائرکٹر جنرل کرنل ولسن کو نئی دہلی بھیج رہی ہے معلوم ہوا ہے کرنل ولسن باگا ٹریبونل کے فیصلے کو جامہ عمل پہنانے کے سلسلے میں تفاصیل طے کریں گے۔

میر لائق علی کی ہمشیر کی درخواست ضمانت

حیدرآباد دکن ۱۲ مئی - میر لائق علی کے حراست سے بچ نکلنے کے سلسلے میں ۲۶ ملزم ماخوذ ہیں آج انہیں سپیشل جج کے روبرو پیش کیا گیا ہے ۱۸ اپریل کو سپیشل جج کے روبرو ان ملزموں کے خلاف چارج شیٹ داخل کیا گیا۔ ان میں سے ۱۷ زیر حراست ہیں اور باقی ۹ ملزم جن میں میر لائق علی اور ان کی دو صاحبزادیاں اور امریکی تاجر مسٹر ل سمرز شامل ہیں۔ گم شدہ قرار دیئے گئے ہیں۔

دمشق ۱۲ مئی - ایک امریکی کمپنی دریائے فرات سے کاریز نکالنے کے کام کا ٹھیکہ لینے کی کوشش کر رہی ہے یہ کام جلد شروع ہونے والا ہے۔ اسکیم کا مقصد حلب تک پانی پہنچانا ہے۔ [illegible] (اسٹار)

سرد اشتراکیت

نیویارک ۱۲ مئی - سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ آزاد ممالک میں اشتراکیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں اب وہ پہلا سا جوش و خروش نہیں ہے۔ اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ پیداوار کے وسائل کی قومی ملکیت کا جو ڈھول پیٹا جارہا تھا اس کا پول اب کھلتا جارہا ہے۔

جو قومی رہنما شرح طلب میں گرفتار ہو گئے تھے۔ اس امر کا پورا پورا احساس ہو گیا ہے۔ کہ وہ ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کی سکت نہیں رکھتے۔ جو انفرادی ملکیت کو ختم ہونے سے ظہور میں آتی ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ جو صنعتیں تمام ملکیت میں آجاتی ہیں۔ اس میں پہلی سی بات نہیں رہی۔ پیداوار نہ صرف کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ بلکہ تیار شدہ مال کی اچھائی میں بھی فرق آجاتا ہے۔ ایسے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں پر بھی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ ان کے آقا بدل گئے ہیں۔ پہلے بڑے بڑے دولت مند ان پر حکومت کرتے تھے۔ اور اب سرکاری افسران صنعتی اداروں میں مزدوروں کا کوئی دخل نہیں ہے۔ ان تمام باتوں کا یہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے کہ قومی رہنما اشتراکیت سے منہ موڑ کر ایک ایسی ریاست کی تشکیل میں سرگرم ہیں جو ہر چیز کی مالک حکومت نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی تمام توجہ عام لوگوں کی فلاح و بہبود کی طرف منعطف کر دے۔

یہ خیال جرمنی میں زیادہ زور پکڑتا جارہا ہے۔ اس پر جہاں جہاں عمل کیا جا رہا ہے۔ وہاں ہر کارخانہ کے انتظامات میں مزدور اور مالک برابر شریک ہیں۔ ان انتظامات میں صرف مزدوروں کی اجرت اور ان کے کام کے اوقات کا تعلق ہی شامل نہیں ہے۔ بلکہ ہر وہ چیز جس کا کارخانہ سے تعلق ہے اس کا جزو ہے۔ اب کارخانوں میں مزدوروں کی ہی اکثریت ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے فیصلے حقیقت میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں یہ فیصلے مزدوروں کی جماعت کے جلسوں میں ہوتے ہیں لیکن اب یہ خواہش ہے کہ مزدوروں کی جماعت کے جلسوں میں کارخانے سے متعلق دوسرے کام کرنیوالوں کے نمائندے شامل ہونے چاہئیں مغربی جرمنی کی ریاستوں میں تین مذکورہ بالا اصولوں پر کتنے ہی کارخانے کام کر رہے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ دوسرے ممالک میں بھی یہ طریقہ پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔ اس "سرد اشتراکیت" کے آگے کمیونزم اپنے آپ کو مجبور اور بے بس پاتا ہے

شام سونا خرید رہا ہے

دمشق ۱۲ مئی، حکومت شام اپنی کرنسی کی پشت پناہی کے لئے برابر سونا خرید رہی ہے۔ دو ہفتہ پہلے جو سونا ۵ ص خریدا گیا تھا۔ اسکے کچھ حصے کو شامی لیرہ کے سکوں میں ڈھالا جارہا ہے۔

(اسٹار)

کیا برطانیہ نے شام ولبنان کو اسلحہ مہیا کیا ہے

لندن (ریڈیو سے) تل ابیب میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں برطانیہ پر بعض بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں جن کا ماخذ "اسرائیلی دفتر خارجہ کے قریبی حلقے" بیان کئے جاتے ہیں۔ برطانیہ میں کہا گیا ہے۔ کہ اس بیان میں کوئی حقیقت نہیں کہ برطانیہ نے جیٹ طیارے خریدنے سے اسرائیل کو روک دیا۔ یا امریکہ پر اس غرض سے دباؤ ڈالا کہ وہ اسرائیل کو اسلحہ مہیا نہ کرے یا برطانیہ نے شام اور لبنان کو اسلحہ مہیا کئے۔

برطانیہ نے مصر کو جو سامان جنگ بھیجا تھا۔ اس کے جو اعداد و شمار اس خبر میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ انتہائی طور پر مبالغہ آمیز ہیں۔ لندن میں کہا جاتا ہے کہ اسرائیل بالکل جھوٹی باتوں پر مشتمل اخبارات میں برطانیہ کے خلاف ایک مہم شروع کر رہا ہے۔

جرمن اور جاپانی اسیران جنگ کا سوال

لندن ۱۲ مئی - اس بات کا امکان ہے کہ اقوام متحدہ سے ۱۸ لاکھ ۷۰ ہزار جاپانی اور جرمن اسیران جنگ کے سوال پر قدم اٹھانے کی درخواست کی جائے گی۔ بیان کیا گیا ہے کہ حالیہ اس روسی بیان کے کہ جرمن قیدیوں کی واپسی پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ باوجود یہ قیدی ابھی تک روسیوں کے قبضہ میں ہیں۔ (اسٹار)